© rasailojaraid.com

جناب ضیاء الدین اصلاحی

تنظیمِ آزادی فلسطین اور اسرائیل معاہدہ کی حقیقت

پسِ منظر، پیش نظر

فلسطینیوں اور عربوں کے علاقے میں مغربی ممالک کی سرپرستی میں اسرائیل کی حکومت قائم ہوئی وہ استعماری اور ڈھیٹ ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی پروا کئے بغیر توسیع پسندی کی پالیسی پر گامزن اور ہر قسم کی جارحیت کا مرتکب ہوتا رہا، اس نے عربوں کے مزید علاقوں پر غاصبانہ قبضہ کرکے وہاں اپنی نوآبادیاں قائم کردیں اور مغربی ملکوں کی اسرائیل نوازی کی وجہ سے عربوں کو شکست ہوتی رہی، اسرائیل نے مصر کو سینا اور غزہ پٹی سے بے دخل کیا، اردن سے دریائے اردن کا مغربی کنارہ اور مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس چھین لیا اور شام سے جنگی اہمیت والی گولان کی پہاڑیاں لے لیں، لبنان کو تباہ کرڈالا اور فلسطینیوں کی قسمت میں دربدر کی ٹھوکر اور قتل عام آیا، ان کے خون سے جنوبی لبنان، جریکو کے نواحی علاقے اور غزہ پٹی کے ریگستان لالہ زار ہوگئے اور جب دنیائے عرب بھی ان کے لیے تنگ ہوگئی تو تیونس کا دور دراز علاقہ آزادیِ فلسطین کی تحریک کا مرکز بنا۔

پچاس برس سے فلسطینیوں کی برات شاخ آہو پر تھی، اب ساقیِ مغرب کی تازہ روشِ لطف وستم سے ۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کو ان کے اور اسرائیل کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے انہیں غزہ پٹی اور اریحا میں داخلی خود مختاری ملے گی اور اگر انہوں نے معاہدہ کی شرطوں کی پابندی کی تو کچھ ڈالروں کی سوغات اور بعض مزید رعایتیں بھی ملیں گی، اس طرح فلسطین کے آٹھ ہزار نو سو نوے مربع میل رقبہ سے صرف ایک سو چھیالیس مربع میل فلسطینیوں کو واپس ملے گا اور اس میں بھی یہودیوں کی نوآبادیاں موجود رہیں گی اور باقی حصوں پر اسرائیل کا قبضہ برقرار رہے گا۔ جس پر آزادیِ فلسطین تنظیم کے لیڈر مسٹر یاسر عرفات بہت مگن ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ فلسطین کی مکمل آزادی اور یروشلم کی بازیابی کی طرف پہلا قدم ہے، پتہ نہیں یہ ان کی خود فریبی ہے یا وہ فلسطینیوں کو طفل تسلی دے رہے ہیں کیونکہ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ انہیں یروشلم اور آزادیِ فلسطین کو بھول جانا چاہیئے اور انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ ان کے اور مسٹر اسحاق کے درمیان یروشلم پر بنیادی اختلاف ہے، دراصل ان پر اسرائیل اور تثلیث کے فرزندوں کا جادو چل گیا ہے اور وہ ان کی سازش اور فریب کا شکار ہوئے ہیں اور فلسطینی معمولی مراعات کے نتیجہ میں جنگ کے بغیر ہی ہتھیار ڈال دینے کے لیے مجبور کردیے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جدوجہد، قربانی اور حسن عمل کبھی رائیگاں نہیں جاتا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ لیکن فلسطینیوں کی اب تک کی عظیم الشان قربانیوں کو اس معاہدہ نے رائیگاں کردیا، عام اور ظاہر بین نگاہوں کو تو ان کی قربانیاں پہلے ہی بے نتیجہ معلوم ہو رہی تھیں کیونکہ ان کا کوئی حاصل محسوس طور پر انہیں نظر نہیں آتا تھا بلکہ الٹے ان کی پریشانیاں روز بروز بڑھتی جارہی تھیں یہاں تک کہ وہ اپنی جدوجہد میں بالکل تن تنہا رہ گئے تھے، مصر بہت پہلے ہی اسرائیل سے سمجھوتہ کرچکا تھا جس کے بعد وہ عرصہ تک عربوں میں مطعون رہا مگر اب اسی کے نقش قدم پر اردن، شام اور لبنان بھی گامزن ہیں، دوسرے مسلم ملکوں کو بھی جو امریکہ کے زیر اثر اور دباؤ میں ہیں اس معاہدہ کو ماننے اور اسرائیل کو تسلیم کرتے ہی بنے گی۔

مغرب کے شعبدہ بازوں نے عرب قومیت اور نیشنلزم کا صور پھونک کر مسلمانوں کو اسلام سے بے گانہ کردیا ہے اور ان کی حکومتوں کے ٹکڑے کرکے انہیں کمزور اور بے دم بنا دیا ہے جن کی سرکوبی کے لیے اسرائیل کو پوری طرح مسلح اور مضبوط کردیا ہے، یاسر عرفات جیسے سوشلسٹ اور سیکولر لیڈر کا اصل سہارا ماسکو تھا جو اب قصہ پارینہ بن چکا ہے ان حالات میں انہوں نے ساحل الموت کے برگ حشیش اور غریبوں کو دی جانے والی اہل ثروت کی زکوٰۃ کو بھی نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور چند کلیوں پر قناعت کرکے قبلہ اول کی بازیابی کو خواب وخیال اور اسرائیل کو ایک تسلیم شدہ حقیقت بنا دیا، ان کے اس اقدام سے اسلام کے فدائی فلسطینیوں میں جن کو بنیاد پرست کہا جاتا ہے شدید بے چینی پائی جاتی ہے اور اندیشہ ہے کہ اسرائیل کو نیست و نابود کردینے کا عہد کرنے والے کہیں خانہ جنگی میں پڑ کر خود کو نیست و نابود نہ کر ڈالیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۲ سے)

والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور خدام و منتظمین کو ان کی ممکنہ راحت رسانی کی ہدایات کیں۔

صبح نو بجے سے ظہر کی نماز تک خود طلبہ کی جانب سے ان کے اپنے اپنے علاقائی اور قومی روایات کے مطابق مختلف احاطوں میں تقریبات ہوئیں ہر تقریب ایک کانفرنس تھی۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے طلبہ کے شدید اصرار پر ہر ہر تقریب میں جاکر مختصر خطاب فرمایا اور حالات اور موقع ومحل کی مناسبت سے ہدایات دیں ظہر کے بعد جامع مسجد دارالعلوم میں جب تقریب ختم بخاری کا آغاز ہوا تو مسجد سے باہر کے ملحقہ چمن، دارالعلوم کے احاطوں، گیلریوں، اور ملحقہ سڑک کے کناروں کو اپنی تمام تر وسعتوں کے باوصف تنگ دامنی کی شکایت تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کا ایک سیلاب ہے جو امڈ آیا ہے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی نے بخاری شریف کا آخری درس دیا مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اختتامی خطاب فرمایا جو اسی شمارہ میں شریک اشاعت ہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعا پر یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

© rasailojaraid.com